السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بہت سی عورتیں غفلت کرتی ہیں اور نماز کے دوران میں ان کے بازو عریاں ہوتے ہیں، اور پاؤں بھی اور بعض اوقات کچھ پنڈلیاں بھی۔ تو کیا اس حالت میں ان کی نماز صحیح ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

مسلمان عورت جو آزاد ہو اور شرعی احکام کی پابند بھی، اس پر واجب ہے کہ نماز کے دوران میں اپنے چہرے اور ہاتھوں کے علاوہ اپنا سارا بدن ڈھانپے۔ کیونکہ عورت سراسر چھپانے کے لائق ہے۔ اور اگر وہ نماز پڑھے اس حال میں کہ قابل ستر اعضاء مثلا پنڈلیاں، یا قدم یا سر یا ان کا کچھ حصہ ننگا ہو تو اس کی نماز صحیح نہیں ہوگی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ ''اللہ تعالیٰ حائضہ عورت کی نماز اوڑھنی کے بغیر قبول نہیں کرتا ہے'' (بسند صحیح) (سنن الترمذی، کتاب الصلاۃ، باب لا تقبل صلوۃ المراۃ الا بخمار، حدیث: 377۔ سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب المراۃ تصلی بغیر حمار، حدیث: 641۔ سنن ابن ماجہ، کتاب الطھارۃ، باب اذا حاضت الجاریۃ لم تصل الا بخمار، حدیث: 655۔ مسند احمد بن حنبل 150/6 حدیث: 25208 صحیح)

حدیث میں وارد لفظ ''حائضہ'' سے مراد بالغ عورت ہے اور آپ کا یہ فرمان بھی ہے کہ "عورت قابل ستر ہے'' (یعنی چھپانے کے لائق ہے)۔ سنن ابی داود میں سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی ایک روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: کیا عورت اپنی لمبی قمیص (درع) اور اوڑھنی میں نماز پڑھ سکتی ہے جبکہ اس نے نیچے کی چادر نہ باندھی ہو؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب اس کی درع یعنی لمبی قمیص پورے جسم کو ڈھانپنے والی ہو حتیٰ کہ اس کے قدموں کی پشت کو بھی ڈھانپ لے (تو درست ہے) (سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب فی کم تصلی المراۃ، حدیث: 640۔ المستدرک للحاکم: 1/250، حدیث: 639۔ موطا امام مالک: 142/1، حدیث: 36) (اس روایت کے متعلق حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے بلوغ المرام میں کہا ہے کہ اس کا سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا پر موقوف ہونا زیادہ صحیح ہے

لہذا اگر عورت کے پاس اجنبی لوگ بھی موجود ہوں تو اسے (نماز کے دوران میں) اپنا چہرہ اور ہاتھ بھی چھپانے ہوں گے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

صفحہ نمبر 230

محدث فتویٰ